Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 02, April - June 2025, **PP**: 168-176
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

صحیح ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ: تعارف وخصائص

Ṣaḥiḥ Ibn e Ḥibbān: Introduction and Specification

1. Dr. Hafiz Muhammad Asghar prfhafizgujjar@gmail.com	*Assistant Professor,* *Department of Islamic Studies,* *Government College University, Faisalabad.*
2. Muhammad Rizwan m.rizwan9504@gmail.com	*MPhil Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *Government College University, Faisalabad.*
3. Zabeh Ullah muhammadzabehullah3@gmail.com	*MPhil Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *Government College University, Faisalabad.*

How to Cite: Dr. Hafiz Muhammad Asghar, Muhammad Rizwan and Zabeh Ullah. 2025: "Ṣaḥiḥ Ibn e Ḥibbān: Introduction and Specification". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (02): 168-176.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
26-05-2025	26-06-2025	30-06-2025

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

صحیح ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ: تعارف وخصائص

Ṣaḥiḥ Ibn e Ḥibbān: Introduction and Specification

1. **Dr. Hafiz Muhammad Asghar**
Assistant Professor,
Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad.
prfhafizgujjar@gmail.com

2. **Muhammad Rizwan**
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad.
m.rizwan9504@gmail.com

3. **Zabeh Ullah**
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad.
muhammadzabehullah3@gmail.com

Abstract

This study explores Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān, one of the most significant works of ḥadīth compiled by the eminent scholar Abū Ḥātim Muḥammad ibn Ḥibbān (d. 354 AH). The book, originally titled al-Musnad al-Ṣaḥīḥ ʿalā al-Taqāsīm wa al-Anwāʿ, occupies a distinctive place in the corpus of ḥadīth literature due to its unique method of classification and critical approach to the authenticity of narrations. Unlike the traditional topical arrangement found in Ṣaḥīḥ al-Bukhārī and Ṣaḥīḥ Muslim, Ibn Ḥibbān devised an innovative system of divisions (taqāsīm) and categories (anwāʿ), which, while systematic, often presents challenges for modern readers in locating specific traditions. Despite not being included in the Ṣiḥāḥ Sittah, the book is regarded by ḥadīth specialists as among the most reliable collections after al-Bukhārī and Muslim. Its rigorous selection criteria, methodological precision, and scholarly impact have made it a valuable source for jurists, theologians, and historians. This paper highlights the introduction, characteristics, and distinctive features of Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān, while situating its importance within the broader development of ḥadīth litreature.

Keywords: *Ḥadīth, Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān, Methodology, Characteristics, Features.*

تعارف

خلاق ازل نے اپنی مخلوقات کو گوناگوں خصائص و خصوصیات سے نوازا، کوئی حسن کا منبع ہے، کوئی جمال کا مصدر، کوئی جلال کا شاہکار۔ ان مخلوقات کو امم وامثال میں تقسیم فرمایا۔ لیکن اشرف المخلوقات کا تاج انسانوں جبکہ کنتم خیر امت اخرجت للناس کا سہرہ امت محمدیہ کے سر سجایا۔ اس خطابِ زرّیں کا مخاطبِ اول جن کے مجتبیٰ قلوب، محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز تھے۔ جو اس صفحۂ گیتی پر ہدایت کے مقتداء، صداقت کے امام، امامت کا ناز، رحمت کا مظہر، ایمان کا گوہر اور فیضان محمدی کا سراپا مظہر تھے۔ امت خیر اور وارثانِ خیر البریۃ وہ ہستیاں ہیں جو کہ السابقون الاولون اور اتبعوھم باحسان کا مظہر اتم بنے۔

ان کے بعد وہ لوگ تشریف لائے جو واخرین منھم لما یلحقوا بھم کا خطاب عالیشان لے کر دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ انہی کو تابعین اور تبع تابعین کا نام دیا جاتا ہے جو صحابہ کرام کی اولاد و مستفید گان اور اسرار و معارف کے ورثاء ہوئے۔ ان علوم کے مرتب ومدون کئی شخصیات ہوئیں جن میں سے ایک امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بھی ہے۔ ان کا شمار بھی محدثین کرام کی اس جماعت میں ہوتا ہے جنھوں نے حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں وہ امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے۔

تدوین حدیث کے علاوہ محدثین اکرام نے روایت کی صحت وسقم جانچنے کے اصول بھی وضع کیے تاکہ شریعت اسلامیہ کے بنیادی ماٰخذ کو کذابوں اور دجالوں سے بچایا جاسکے، راویوں کے حالات پر اسماء الرجال، راویوں کی صداقت وعدالت پر الجرح والتعدیل جیسے عظیم الشان علوم کی بنیاد رکھنا محدثین کرام کا خاصہ ہے۔ حدیث کی معرفت کے لیے علل حدیث، غریب الحدیث اور اطراف الحدیث جیسے شاندار علوم بھی محدثین کرام سے یادگار ہیں۔ اس سلسلۃ الذھب کی ایک اہم کڑی امام ابن حبان ہیں۔ آپ چوتھی صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور محدث تھے۔

امام ابن حبان کا تعارف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام محمد اور کنیت ابو حاتم جبکہ ابن حبان لقب تھا۔ مؤرخین کے ہاں آپ کے نسب میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے، آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد۔ مؤرخین نے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے بارے کوئی حتمی قول ذکر نہیں کیا لیکن امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں اور امام ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ نے شذرات الذھب میں آپ کی تاریخ پیدائش 275ھ لکھی ہے۔[1] امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے 300ھ میں حصول علم کے لیے رخت سفر باندھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اکتسابِ علم کیلئے اپنے وقت کے تمام بڑے شہروں میں جاکر وہاں موجود محدثین سے احادیث وروایات کا علم حاصل کیا۔ ان شہروں میں شام، شاس، مرو، سنج، موصل، رقہ، انطاکیہ، حمص، دمشق، بیروت، رملہ، بیت المقدس، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، خراسان، نیشاپور بصرہ اور کوفہ سمیت کئی علاقے شامل ہیں۔

شیوخ وتلامذہ

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ کی تعداد بے شمار ہے، حافظ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

أممًا لا يحصون من مصر إلى خراسان [2]

مصر سے خراسان تک کے بے شمار لوگوں سے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کسب فیض کیا۔

امام سمعانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام یاقوت الحموی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ وقت کے امام تھے اور آپ نے شاش اور اسکندریہ کے درمیان سفر کیا۔[3] امام رحمۃ اللہ علیہ سبکی آپ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

لَعَلَّنَا كتبنَا عَن ألف شيخ مَا بَين الشاش والإسكندرية [4]

شاید ہم نے شاس واسکندریہ کے درمیان دوہزار شیوخ سے حدیثیں لکھیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بڑے اور مشہور محدثین میں سے ایک تھے۔ یہی وجہ تھی کہ خلق کثیر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کیا۔ آپ کے تلامذہ میں ابو عبد اللہ الحاکم، منصور بن عبد اللہ الخالدی، ابو معاذ عبد الرحمٰن بن محمد رزق اللہ سجستانی، ابو الحسن محمد بن احمد بن ہارون الزوزنی، محمد بن احمد بن منصور النوقانی اور ابو عبد اللہ بن مندۃ جیسے اساتین علم شامل ہیں۔[5]

علمی مقام ومرتبہ

امام ابن حبان علمی میدان میں ایک غیر معمولی شخصیت کے حامل تھے۔ علم، فضل وکمال اور جامعیت کی بناپر ہر طرف ان کا شہرہ ہوگیا تھا۔ ان کا شمار امت کے نامور ائمہ میں ہوتا تھا۔ علامہ سمعانی اور حافظ ذہبی نے ان کو امام العصر شمار کیا ہے۔ علوم حدیث کے علاوہ فقہ، لغت، طب، نجوم، فلکیات اور ہندسہ وغیرہ کے علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ علوم حدیث میں غیر معمولی خدمات کی بناپر علماء نے ان کو حدیث میں مکثر اور معرفت حدیث میں امام قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان کو ائمہ محدثین نے حافظ الآثار، ثابت،

حجت، امام العصر، علم کا خزانہ جیسے القابات سے متصف کیا ہے۔ امام ابن العماد فرماتے ہیں:

كان حافظا، ثبتا، إماما، حجّة، أحد أوعية العلم۔ [6]

آپ حدیث میں حافظ، ثابت، امام حجت اور علم کا ایک خزانہ تھے۔

ابو سعید الادریسی فرماتے ہیں:

كان على قضاء سمرقند زمانًا وكان من فقهاء الدين وحفاظ الآثار عالمًا بالطب والنجوم وفنون العلم [7]

آپ ایک طویل عرصہ تک سمرقند میں قاضی القضاۃ (جسٹس) آپ کا شمار دینی قضاۃ میں ہوتا تھا اور آپ حافظ الآثار تھے، آپ علم طب، علم النجوم اور کئی دوسرے علوم کے ماہر تھے۔

خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

كان ابن حبان ثقة نبيلا فهما [8]

امام ابن حبان ثقاہت اور فہم عظیم کے مالک تھے۔

امام ابن الاثیر اور امام ابن حجر کہتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے کے اماموں میں سے تھے۔ [9]

وفات وتدفین

علم حدیث کی تحصیل و تعلیم اور تدریس و اشاعت کے حوالے سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد حضرت امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ سجستان کے شہر بست میں شب جمعہ، 22 شوال المکرم سنہ 354 ہجری میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، انھوں نے اپنے مکان کے قریب ایک مدرسہ بنایا تھا، نماز جمعہ کے بعد اسی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین ہوئی۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 80 سال تھی۔ [10]

تصانیف

امام ابن حبان تحصیل علم کے بعد تالیف و تصنیف میں مشغول ہوگئے اور مختلف علوم پر سیر حاصل کتابیں لکھیں جو محدثین اور ماہرین فن کے لیے بہت عمدہ و بہترین مرجع ہیں، مگر بد قسمتی سے اکثر تصانیف ناپید ہو چکی ہیں۔ خطیب بغدادی نے تصانیف کے ناپید ہونے کا ذمہ دار امام ابن حبان کے ہم وطنوں کو قرار دیا ہے، جو ان کے کمال مرتبہ وفضیلت کو اپنی بصیرت کے فقدان کی وجہ سے پہچان نہ سکے۔ خطیب بغدادی کے نزدیک چاہئے تو یہ تھا کہ ان عظیم تصنیفات کی زیادہ سے زیادہ نقل و اشاعت کی جاتی تاکہ اہل علم ان سے استفادہ کرتے۔ [11] تاہم ان کی مشہور تصنیف صحیح ابن حبان حدیث کی اہم کتب میں شمار ہوتی ہے۔ زیر نظر مقالہ چونکہ اسی تالیف کے تعارف وخصائص پر مشتمل ہے اس لیے آئندہ سطور میں ان امور پر کلام کیا جاتا ہے۔

صحیح ابن حبان: ابتدائی تعارف اور سبب تالیف

مؤرخین و محدثین نے اس کتاب کو مختلف ناموں سے یاد کیا ہے جن میں "المسند الصحیح" [12]، "الصحیح" [13]، "التقاسیم والانواع فی الحدیث" [14]، "الانواع والتقاسیم" [15]، "الانواع" [16] اور "المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع من غیر وجود قطع فی سندھا ولا ثبوت جرح فی ناقلیھا" [17] شامل ہیں مگر یہ کتاب "صحیح ابن حبان" [18] کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ کتاب کے نام میں مستعمل لفظ "التقاسیم و الانواع" سے مراد ہے کہ کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث کی پہلے بنیادی تقسیم کی گئی ہے پھر ہر قسم کو کئی ذیلی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ "التقاسیم" سے بنیادی تقسیم اور "الانواع" سے مراد ذیلی تقسیم ہے۔

امام ابو حاتم ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب صحیح ابن حبان کی تالیف کا سبب اسی کتاب کے مقدمہ میں بیان فرماتے ہیں کہ "جب

میں نے احادیث مبارکہ کا مشاہدہ کیا تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ان کی اسناد ایک دوسرے کے مخالف ہیں اور صحیح اسناد کے متعلق معلومات رکھنے والے لوگ کم ہیں کیونکہ اکثر لوگ موضوع کتب میں مصروف تھے، اغلاط سے محفوظ بھی نہیں تھے، نیز لوگ ایسی چیزوں کی طرف مائل تھے جن کی وجہ سے بات یہاں تک پہنچ گئی کہ صحیح حدیث سے اس طرح روگردانی کی گئی کہ اسے لکھا تک نہیں جاتا تھا اور منکر و مقلوب کو عزیز اور غریب بنادیا گیا۔ حالانکہ اہل فقہ و دین سے تعلق رکھنے والے ائمہ عظام نے احادیث کو جمع کرتے ہوئے اور ان کے بارے میں کلام کرتے ہوئے مختلف طریقے اس لیے بیان کیے اور ان روایات کو تکرار کے ساتھ اس لیے لائے تاکہ اس شخص کو (روایات کے) الفاظ (کا علم) حاصل کرنے میں آسانی ہو جو انھیں حفظ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ (لوگوں نے غیر مستند روایات اس لیے نقل کرنا شروع کیں) کیونکہ طالب علم لکھی ہوئی چیز پر اعتماد کرتا ہے۔ اور فیضیاب ہونے والے نے بالمشافہ استفادہ کرنے (روایات کے متن کے حصول) کو چھوڑ دیا۔[19]

صحاح میں صحیح ابن حبان کا درجہ

شیخ احمد محمد شاکر (المتوفی: 1377ھ) صحیح ابن حبان کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ صحیح ابن حبان ایک عمدہ اور قیمتی کتاب ہے، جو عظیم فائدے کی حامل ہے۔ اس کی تدوین اس کے مصنف نے انتہائی بہترین انداز میں کی۔[20] صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ اس فن کے علما اور ناقدین نے تین کتابیں جمع کی جن کے مصنفین نے صحیح احادیث بیان کرنے کا عہد کیا۔ ترتیب حسب ذیل ہے:

- صحیح ابن خزیمہ (المتوفی: 311ھ) یہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ہیں۔
- صحیح ابن حبان۔
- المستدرک از الحاکم (المتوفی: 405ھ) ہی امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

شیخ احمد محمد شاکر نے مذکورہ کتب میں سے ہر کتاب کو اگلی کتاب پر ترجیح دی ہے۔[21] یہ امتزاج استاذ اور شاگرد کے لحاظ سے بھی ہو سکتا ہے۔

منہج و اسلوب

ہر وہ شخص جسے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علمی آثار سے مکمل یا معمولی لگاؤ ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی منہج رکھنے والے شخص تھے لہٰذا انھوں نے اپنی اس کتاب صحیح ابن حبان کو خاص اصول و قوانین اور اسلوب و منہج پر تشکیل دیا ہے جو صحیح ابن حبان کی انفرادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ کتاب بلاشبہ حدیث کا ایک بڑا مجموعہ ہے جس کا مطالعہ ہر اس محقق حدیث کے لیے ضروری ہے جو زیادہ سے زیادہ احادیث کا احاطہ کرنے کا خواہاں ہو۔ صحیح ابن حبان کے منہج کو سمجھنے کے لیے درج ذیل عنوانات کو ترتیب دیا گیا ہے۔

صحیح ابن حبان کی شرائط

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں درج ذیل پانچ خصوصیات کے متحمل رواۃ کی روایات کو نقل کیا ہے:

1. آراستہ اور پوشیدہ (معاملات) میں عادل ہو۔ یعنی گناہوں سے بچتا ہو اس کے ذیل میں وہ لکھتے ہیں کہ عدالت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اکثر اوقات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزریں ورنہ ہر وقت گناہ سے بچنے والے شخص کو ڈھونڈ کر اگر ہم حدیث جمع کرنا شروع کریں تو یہ محال ہو گا۔ کیونکہ ایسا ممکن ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی انسان ضرور شیطان کے دھوکے میں آجاتا ہے۔[22]

2. راوی صدقِ روایت میں مشہور ہو۔
3. حدیث میں جو کچھ بیان ہوا اس کا مکمل طور پر شعور رکھتا ہو۔
4. روایت کے معانی کا پورا علم ہو۔
5. اس کی روایت تدلیس سے خالی ہو۔

پانچ اقسام میں تقسیم

امام ابن حبان کہتے ہیں کہ میں نے صحیح احادیث میں غور و فکر کیا تا کہ مبلغین کے لیے ان کی یاد دہانی آسان بنا سکوں اور میں صحیح فکر تک رسائی حاصل کر سکوں تا کہ علمی کمالات سے استفادہ کرنے والوں کو اس کے یاد کرنے میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تو میں نے انھیں یکساں طور پر پانچ اقسام میں تقسیم کیا اور یہ ایک متفقہ تقسیم تھی ان میں باہمی تضاد نہیں۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو بنیادی طور پر پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

- **پہلی قسم:** اوامر، جن کے متعلق اللہ نے اپنے بندوں کو حکم دیا۔
- **دوسری قسم:** نواہی، جن سے اللہ نے اپنے بندوں کو روکا۔
- **تیسری قسم:** اخبار، ان چیزوں کے بارے میں جن کی معرفت کی ضرورت تھی۔
- **چوتھی قسم:** اباحات، اس میں جائز امور کا تذکرہ ہے۔
- **پانچویں قسم:** افعالُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان افعال کا ذکر ہے جو آپ کے ساتھ خاص ہیں۔[23]

آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ مذکورہ بالا تمام اقسام اپنے اندر بہت سی ذیلی اقسام کو سمیٹے ہوئے ہیں اور ہر قسم ایسی خطیر معلومات کی حامل ہے جس کا مکمل فہم کسی غیر عالم کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر اس غرض سے کہ اہل حجت اور اہل عقل کے لیے ان کی کیفیت پوشیدہ نہ رہے، امام صاحب نے تمام مجوزہ ذیلی اقسام بیان فرمائیں۔

پہلی قسم: الاوامر

ابن حبان فرماتے ہیں کہ جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول "اوامر" کے بارے غور و فکر کیا تو میں نے جانا کہ یہ "110" ذیلی اقسام کے گرد گھومتے ہیں۔ تو سنت کے طالب علم کو چاہیے کہ وہ ان کے مجموعہ سے واقفیت حاصل کرے تا کہ بوقت بیان مقصود مقام سے اسے زائل نہ کر دے۔[24]

دوسری قسم: نواہی

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول "نواہی" میں کی فصول میں غور و فکر کیا۔ ان کی نوعیتوں کا جائزہ لیا کیونکہ فصول کی شکل میں ان کی جزء بندی بھی اصول میں "اوامر" کی جگہ ہی ہو گی۔ تو میں نے دیکھا کہ ان کی بھی "110" قسمیں ہی بنتی ہیں۔[25]

تیسری قسم: اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان چیزوں کے بارے میں خبر دینا ہے، جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کا تعلق ہے جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے، تو جن

میں نے ان کی جوامع فصول اور ان کی انواع میں غور و فکر کیا تاکہ جو شخص ان کو حفظ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لیے ان کے ادراک کو آسان کر دوں۔ تو میں نے دیکھا کہ یہ "80" اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔ [26]

چوتھی قسم: الاباحات

یہ وہ اباحات ہیں جن کے ارتکاب کو مباح قرار دیا گیا ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان اباحات کا کھوج لگایا ہے جن کا ارتکاب مباح ہے۔ تاکہ علم ان اباحات کی انواع کی کیفیت اور ان کے احوال سمیت ان کی تفصلات کے جوامع کو محیط ہو جائے۔ متعلمین کے لیے انھیں یاد کرنا آسان ہو جائے اور مقتبسین کے لیے اسے یاد رکھنا مشکل نہ رہے تو میں نے یہ دیکھا کہ یہ اباحات "50" اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔ [27]

پانچویں قسم: افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کا تعلق ہے تو میں نے ان کی انواع کی تفصیل میں غور و فکر کیا اور ان کے احوال کی تفصیل میں تدبر کیا تاکہ اہل علم کے لیے انھیں یاد رکھنا ناممکن نہ رہے اور حدیث کو حفظ کرنے والوں کے لیے انھیں یاد رکھنے میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔ تو میں نے دیکھا کہ یہ پچاس قسموں کے گرد گھومتے ہیں۔ [28]

امام صاحب نے اپنی صحیح میں احادیث نقل کرتے ہوئے جس منفرد انداز کو اپنایا ہے وہ سب سے نمایاں اور جداگانہ ہے مگر اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ اس تقسیم کے تحت عام قاری کے لیے حدیث تلاش کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ یہ ہی اندازہ نہیں کر پاتا کہ اس کی مطلوبہ حدیث امام صاحب کی تقسیم کے مطابق کس قسم سے متعلق ہے۔ احادیث کو تلاش کرنا اسی وقت ممکن ہو سکتا جب انھیں دوسرے مآخذ احادیث کی طرح فقہی طرز پر کتب و ابواب میں تقسیم کیا جائے۔ اس طرح عام قاری بھی فہرست ابواب دیکھ کو بآسانی اپنی مطلوبہ حدیث تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

صحیح ابن حبان: خصائص و امتیازات

ابن حبان کی صحیح متعدد خصائص و امتیازات کی حامل ہے۔ ذیل میں اس کے نمایاں خصائص بیان کیے جاتے ہیں:

اوّل: اخبار صحیحہ پر اعتماد

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں احادیث صحیحہ کو جانچنے کے لیے پانچ شرائط کو اختیار کیا ہے جن کے بارے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> فكل من اجتمع فيه هذه الخصال الخمس احتججنا بحديثه وبنينا الكتاب على روايته وكل من تعرى عن خصلة من هذه الخصال الخمس لم نحتج به۔ [29]
>
> جس راوی میں یہ پانچوں صفات موجود ہوں اس کی روایت کو ہم نے قبول کیا اور اپنی کتاب میں اس کو بیان کیا لیکن اگر کسی راوہ میں ان صفات میں سے کوئی بھی صفت موجود نہ ہو تو ہم اس کے قول کو قبول نہیں کرتے۔

اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن حبان نے اعلیٰ پائے کی صحیح احادیث کو اپنی کتاب میں درج کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

دوم: رواۃ کے اسماء اور کنی کی وضاحت

حدیث کی سند میں اگر کسی راوی کی غیر مشہور کنیت ذکر کی گئی ہو تو امام صاحب نے اس کا نام ذکر کیا ہے اور اگر سند میں کوئی غیر مشہور نام ذکر کیا گیا ہو تو اس کی وضاحت کر دی تاکہ پہچانا جاسکے کہ کون ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ کبھی کوئی راوی

ضعیف ہوتا ہے تو اس کا نام یا کنیت غیر معروف ہونے کی وجہ سے حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ اس طرح اصلیت کا پتہ چل جاتا ہے کیونکہ کبھی مدلس راوی اپنے مروی عنہ کی کنیت یا اس کا غیر معروف نام ذکر کرتا ہے تاکہ حقیقت پنہاں رہے۔

سوم: متن میں مشکل الفاظ کی وضاحت

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے متن میں ذکر کیے گئے مشکل الفاظ کے معانی کی وضاحت بھی کرتے ہیں تاکہ اضطراب کو دور کرکے سہولت پیدا کی جاسکے۔

چہارم: احادیث کا بامعنیٰ وبامقصد تکرار

صحیح ابن حبان میں بہت سے مقامات پر تکرار حدیث ہے مگر امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تکرار بے مقصد نہیں کیا۔ دراصل بعض اوقات ایک ہی حدیث سے مختلف قسم کے احکام ثابت ہو رہے ہوتے ہیں۔ اسی صورت کے پیش نظر مختلف مقامات پر احادیث کو مکرر ذکر کیا گیا ہے۔

پنجم: اسناد کا ذکر

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ حدیث کو اس کی سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ تعدد سند حدیث کی صحت کے لیے تقویت کا باعث ہوتا ہے۔ امام صاحب نے احادیث کی اسناد کو ان کے متون سے پہلے ذکر کیا ہے جیسا کہ کتب احادیث میں یہی معمول ہے۔

حاصل بحث

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت اور عالمگیریت نے کائنات کے ہر ذرے اور ہر شعبہ حیات کو منور کیا، عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشرت، عدالت، سیاست، تمام جہات میں رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات، کامل واکمل اور احسن اسوہ کے طور پر سامنے آتی ہے۔ اظہار نبوت سے قبل حیات طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف امانت دار تاجر، بہترین شوہر، اچھے دوست، یتیموں کے والی، بیواؤں اور مساکین کے غمخوار اور عدل وامانت کے علمبردار نظر آتے ہیں تو وہیں بعثت نبوت کے بعد ایک عظیم الشان داعی، غزوات اور سرایا میں ایک دور اندیش سپہ سالار، نوزائیدہ ریاست مدینہ کے فقید المثال سربراہ، ایک کامیاب جج، ایک بے مثال معلم اور ایک قابل رشک قائد کے طور پر منفرد مقام ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ کی اس شان جامعیت وکاملیت کا مرتب ومدون نقشہ، کتب احادیث کی شکل میں وجود میں آیا۔ ان کتب میں صحیح ابن حبان اپنی شرائط وخصوصیات کے حوالے سے منفرد اور جداگانہ مقام ومرتبہ رکھتی ہے مگر اس کی جامعیت عامی کے فہم کے لیے مخل ثابت ہوسکتی ہے۔ اس مضمون میں امام ابن حبان کے جداگانہ منہج ترتیبِ حدیث کو سہل انداز میں پیش کیا گیا ہے کیونکہ کسی کتاب سے کامل استفادہ اور افادہ کے لیے نہ صرف اس کے منہج سے واقفیت ضروری ہے بلکہ اس کی شروط وخصوصیات کا جاننا بھی ازحد ضروری ہے۔ یہ مضمون اس مقصد کے لیے مشعل کا کام کرے گا۔

حوالہ جات وحواشی

[1] الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد، **سیر اعلام النبلاء**، (قاہرۃ: دار الحدیث، 1427ھ)، 12/183؛
ابن العماد، عبدالحئی بن احمد، **شذرات الذھب فی اخبار من ذھب**، (دمشق: دار ابن کثیر، 1406ھ)، 1/34۔

[2] الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد، **تذکرۃ الحفاظ**، (دمشق: دار الفکر، 1415ھ)، 3/90۔

3 السمعانی، عبد الکریم بن محمد، الانساب، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1396ھ)، 4/40؛

الحموی، یاقوت بن عبد اللہ، معجم البلدان، (بیروت: دار صادر، 1995ء)، 1/415۔

4 السبکی، تاج الدین عبد الوہاب بن تقی الدین، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، (بیروت: دار ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1413ھ)، 3/131۔

5 ایضاً۔

6 ابن العماد، شذرات الذہب، 1/34۔

7 الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، 3/90۔

8 الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2000ء)، 2/236؛

السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر، طبقات الحفاظ، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1983ء)، ص376۔

9 ابن اثیر، عز الدین علی بن محمد، کتاب اللباب فی تہذیب الانساب، (بیروت: دار صادر، 1400ھ)، 1/151۔

10 السبکی، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، 3/132؛

الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، 3/90؛

ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، لسان المیزان، (قاہرۃ: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، 2002ء)، 5/115؛

الحموی، معجم البلدان، 1/419۔

11 الحموی، معجم البلدان، 1/418۔

12 الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، 3/90؛

ابن تغری، یوسف بن تغری، النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر و القاہرۃ، (مصر: دار الکتب، سن ندارد)، 2/343۔

13 السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن، فتح المغیث، (مصر: مکتبۃ السنہ، 1424ھ)، 1/53۔

14 حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ، کشف الظنون، (استنبول: وکالۃ المعارف، 1362ھ)، 1/463۔

15 ایضاً۔

16 الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، 3/90۔

17 ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، (بیروت: دار ابن حزم، 1433ھ)، 1/15۔

18 حاجی خلیفہ، کشف الظنون، 2/1075۔

19 مذکورہ وجہ تالیف کے لیے صحیح ابن حبان کا مقدمہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے جس میں مؤلف خود یہ بات بیان فرماتے ہیں۔

20 ابن حبان، صحیح ابن حبان، 1/11۔

21 ایضاً۔

22 ایضاً، 1/108۔

23 ایضاً، 1/63۔

24 ایضاً، 1/65۔

25 ایضاً، 1/77۔

26 ایضاً، 1/88۔

27 ایضاً، 1/97۔

28 ایضاً، 1/102۔

29 ایضاً۔